Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم جمعہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۵	۶ صلح ۱۳۴۶ ہش ۲۴ رمضان المبارک ۱۳۸۶ھ ۶ جنوری ۱۹۶۷ء	جلد ۵۶/۲۱

اخبار احمدیہ

—• ربوہ ۵ جنوری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع منظر ہے کہ طبیعت کل جیسی ہی ہے گردوں میں انفیکشن کے علاج کے لئے جو دوائیں استعمال کی جا رہی ہیں۔ ان کی وجہ سے ضعف کی شکایت چل رہی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ کے ساتھ بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

—• ربوہ ۵ دسمبر۔ امسال بھی رمضان المبارک سے مکرم قاری حافظ محمد عاشق صاحب مسجد دارالبرکات میں نماز تراویح میں قرآن مجید سنا رہے تھے۔ کل آپ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے قرآن مجید کا ایک دور مکمل کر لیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مکرم حافظ صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ ہم سب کو قرآنی انوار و برکات سے نوازے اور اپنے فضل سے ہمیں قرآن مجید کو اپنا دستور العمل بنانے کی توفیق بخشے آمین

(ماسٹر ضیاء الدین ارشد قائمقام صدر محلہ دارالبرکات ربوہ)

—• لاہور (بذریعہ ڈاک) مکرم حکیم نور علی خان صاحب جھنگ حلقہ سول لائنز نمبر ۵ فلیمنگ روڈ لاہور کافی عرصہ سے بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ آج کل پھر تکلیف زیادہ بڑھ گئی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں وہ عاجزانہ درخواست کرتے ہیں کہ سب بھائی رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور کام والی لمبی زندگی بخشے۔ آمین اللّٰھم آمین

—• اسلام کی ہر عبادت حکمت کے ہزاروں پہلو لئے ہوتی ہے۔ چنانچہ رمضان المبارک کے روزے دوسری حکمتوں کے علاوہ جس سب سے بڑی حکمت کا سبق دیتے ہیں وہ "ایثار" ہے۔ یعنی اگر قیام امن اور صلح و آشتی کی فضا قائم کرنے کے لئے لوگوں کو اپنے حقوق سے بھی دستبردار ہونا پڑے تو اس سے ہرگز دریغ نہیں کرنا چاہیئے۔ وہ بڑے ہی خوش بخت ہیں جنہیں ان ایام میں اپنے بھائیوں کے قصور معاف کرنے اور انکو سینے سے لگانے کی توفیق ملتی ہے۔ امید ہے انصار بھائی ان مبارک ایام میں اس جہت سے بھی بیدار ہونگے اور اس کار خیر کے سنہری موقع کو ہاتھ سے نہیں جانے دیں گے۔ (قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نماز وہ شے ہے کہ جس سے پانچ دن میں روحانیت حاصل ہو جاتی ہے

لیکن ضروری ہے کہ انسان صدق و صفا کے ساتھ خدا تعالیٰ کا عبد بنے

ابدال، قطب اور غوث وغیرہ جس قدر مراتب ہیں یہ کوئی نماز اور روزوں سے ہاتھ نہیں آتے۔ اگر ان سے یہ مل جاتے تو پھر یہ عبادات تو سب انسان بجا لاتے ہیں سب کے سب کیوں نہ ابدال اور قطب بن گئے۔ جب تک انسان صدق و صفا کے ساتھ خدا تعالیٰ کا بندہ نہ ہوگا تب تک کوئی درجہ ملنا مشکل ہے۔ جب ابراہیم کی نسبت خدا تعالیٰ نے شہادت دی وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰۤى کہ ابراہیمؑ وہ شخص ہے جس نے اپنی بات کو پورا کیا تو اس طرح سے اپنے دل کو غیر سے پاک کرنا اور محبت الٰہی سے بھرنا، خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق چلنا اور جیسے ظل اصل کا تابع ہوتا ہے ویسے ہی تابع ہونا کہ اس کی اور خدا کی مرضی ایک ہو کوئی فرق نہ ہو۔ یہ سب باتیں دعا سے حاصل ہوتی ہیں۔ نماز اصل میں دعا کے لئے ہے کہ ہر ایک مقام پر دعا کرے لیکن جو شخص سویا ہوا نماز ادا کرتا ہے کہ اسے اس کی خبر ہی نہیں ہوتی تو وہ اصل نماز نہیں۔ جیسے دیکھا جاتا ہے کہ بعض لوگ پچاس پچاس سال نماز پڑھتے ہیں لیکن ان کو کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ حالانکہ نماز وہ شے ہے کہ جس سے پانچ دن میں روحانیت حاصل ہو جاتی ہے بعض نمازوں پر خدا تعالیٰ نے لعنت بھیجی ہے جیسے فرماتا ہے فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ویل کے معنی لعنت کے بھی ہوتے ہیں پس چاہیئے کہ ادائیگی نماز میں انسان سست نہ ہو اور نہ غافل ہو ہماری جماعت اگر جماعت بننا چاہتی ہے تو اسے چاہیئے کہ ایک موت اختیار کرے نفسانی امور اور نفسانی اغراض سے بچے اور اللہ تعالیٰ کو سب پر مقدم رکھے"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۴۷)

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ

"ہماری یہ کوشش ہونی چاہیئے کہ ۳۰ اپریل سے قبل کم از کم ۹-۱۰ لاکھ روپے کی رقم جو ایک تہائی سے زیادہ ہوگی (اگر وعدے زیادہ آ گئے تو پھر اس سے بھی زیادہ رقم) وصول ہو جائے۔"

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

ابو المنیر نور الحق پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حدیث النبی

اِنَّمَا اَطْعَمَہُ اللّٰہُ وَسَقَاہُ

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا نسی فاکل وشرب فلیتم صومہ فانما اطعمہ اللہ وسقاہ

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب کوئی شخص بھول کر کھا پی لے تو اپنے روزے کو پورا کرے۔ کیونکہ یہ تو اللہ نے اسے کھلا پلا دیا ہے۔

(بخاری کتاب الصوم)

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۶ر جنوری ۱۹۶۰ء

جَعَلْنٰکُمْ اُمَّۃً وَّسَطًا

ایک فرانسیسی دانشمند نے علامہ ابن خلدون کے مشہور مقدمہ تاریخ کے فرانسیسی زبان میں ترجمہ کی تمہید میں لکھا ہے کہ ابن خلدون کا یہ مقالہ آپ اپنی مثال ہے۔ تاہم وہ لکھتا ہے کہ اس میں قرآن کریم اور احادیث کے جو حوالے دیئے گئے ہیں۔ وہ نہ ہوتے تو اچھا ہوتا۔ یہ مغربی دانشمند جو لادینی طرز حکومت کا نمائندہ ہے اس بات کو سمجھنے سے قاصر ہے کہ ابن خلدون کا یہ مقدمہ اس بات کا زندہ ثبوت ہے۔ کہ اسلام کی الکتاب اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوہ اور آپ کے پُرحکمت اقوال ہی نے ابن خلدون کی راہبری کی ہے کہ اس نے علم تاریخ کو قیاسی قصوں اور دور از حقیقت داستانوں کی سطح سے بلند کر کے ایک حقیقت پسندانہ تنقیدی علم کا خزانہ بنا دیا۔

مغرب کے اہل علم حضرات اس بات کے معترف ہیں کہ ابن خلدون کا یہ مقدمہ ہی علم کی تاریخ میں پہلی کوشش ہے۔ جس کی روشنی میں وہ مغربی معاشرتی علوم معرض وجود میں آسکے ہیں جن پر آج مغرب کو بڑا فخر ہے۔

مثالوں میں یہ ایک مثال ہے کہ کس طرح قرآن کریم اور اسوہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جدید علمی دنیا کی تعمیر کا آغاز کیا۔ اگر ہم مسلمان حکماء علماء کی تصنیفات کا مطالعہ کریں۔ تو ہم کو بہت سے ایسے جواہر التفات ان میں ملیں گے جو قرآن کریم کے پُرحکمت کلام کے زیر اثر انہوں نے دنیا کو پیش کئے جو دور ترقی کے مفہوم کو مزین کرتے ہیں

ہمارے قدماء نے جہاں علم الادیان میں کمالات دکھائے ہیں جن کی جھلک احادیث کی تدوین، تفاسیر القرآن اور فقہی تحقیقات کے انباروں سے دیکھی جا سکتی ہے۔ وہاں انہوں نے علم الابدان میں بھی قابلیت اور محنت کا کچھ کم ثبوت بہم نہیں پہنچایا۔ مگر بقول اقبال ؎

وہ موتی علم و حکمت کے کتابیں اپنے آباء کی
جو دیکھیں ان کو یورپ میں تو دل ہوتا ہے سیپارہ

آج مغرب انہی کتابوں کی طفیل علوم و فنون کا منبع بن گیا ہے مگر مسلمان اقوام ان کے فیض سے محروم ہو گئی ہیں۔ اس کی بظاہر وجوہات خواہ کچھ بھی ہوں لیکن ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس میں بھی الٰہی مشیت کا دخل ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے گزشتہ ایک ہزار سال میں مادی علوم و فنون یعنی علم الابدان کا کام مغرب اور علم الادیان کا کام مشرق یعنی اسلامی دنیا کے سپرد کر رکھا ہے۔ بے شک مغرب نے یہ روشنی شعاع اسلام سے ہی لی ہے مگر جس آزادی سے انہوں نے اس کو اختیار کیا مسلمان اس آزادی سے شاید اختیار نہیں کر سکتا تھا۔ حالی کا یہ قول ہے کہ ؎

ترقی میں جو آج فائق ہیں سب سے
بتائیں کہ لیں سبق ہیں وہ کب سے

اس حقیقت کو بھی واشگاف کرتا ہے کہ سیکولرزم جو بظاہر آج مغرب کو جھٹ گیا ہے۔ اور جس کے پھیلاؤ میں اب مشرقی اقوام مسلمانوں سمیت گھر رہی ہیں۔ اور جس نے مغرب کو عیسائیت کے غیر معقول مذہبی شکنجہ سے رہائی دلائی ہے۔ اسلام ہی کا فیضان ہے جس نے انسے فطرت کے حقائق کی دریافت میں عقل کے چراغ سے کام لینا سکھایا ہے مگر تضادی قوت نے اس کو دوسری انتہا کو پہنچا دیا۔ اور یونانی علوم جو اس تک مسلمانوں ہی کے ذریعہ مروجہ صورت میں پہنچے۔ انہی کو اس نے ترقی کا طلسمات سمجھ لیا۔ اور مادیات میں وہ ترقیاں کیں۔ جن کو آج ہم دیکھ کر حیرت زدہ ہیں۔

یونانی لادینی فلسفہ نے جب اسلام پر حملہ کیا۔ تو اللہ تعالےٰ کے وعدہ کے مطابق مبعوث ہونے والے اس دور کے مجددین نے اس کا ایسا دفاع کیا کہ وہ فلسفہ کتبی درکس میں تو شامل رہا مگر اسلام کے سورج کے سامنے اس کا چراغ نہ جل سکا۔ البتہ

پس اس کا یہ اثر ضرور ہوا کہ مسلمانوں میں مختلف کلامی فرقے پیدا ہو گئے اور جن کی وجہ سے دینی انتشار پیدا ہو گیا۔ تاہم امام غزالی رح، امام ابن تیمیہ رح اور شاہ ولی اللہ رح جیسے لوگ اسلام میں پیدا ہوتے رہے۔ جنہوں نے اللہ تعالےٰ کی راہنمائی میں اسلام کے سورج کو تاریک بادلوں میں گم نہ ہونے دیا۔ ان اماموں کے ذریعہ اپنے اپنے وقت کے مطابق اسلامی تعلیمات کے اکثر گوشے روشن ہوئے ہیں۔ الغرض مشرق یعنی عالم اسلام نے اپنے سپرد کردہ کام کو تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کی۔ مگر اس غلط راہنماؤں کی وجہ سے وہ غلو کی حد تک پہنچی۔ اس طرح اگر مغرب مادی ترقی اور غلط مذہب یعنی موجودہ عیسائیت کا مغلوبہ بن کر رہ گیا ہے۔ تو مشرق یعنی عالم اسلام حقیقی مذہب اسلام کا ڈھانچہ بن کر رہ گیا ہے۔ جس پر آج مغرب نے اس طرح حملہ کر رکھا ہے۔ جس طرح امام غزالی رح کے وقت میں یونانی لادینی فلسفہ نے حملہ کیا تھا۔ دوسرے لفظوں میں مغرب جس کو اسلام نے پردوں میں سے اٹھایا تھا۔ آج وہی اسلام کا سب سے بڑا دشمن بن کر اس کو مٹانے پر تل گیا ہے۔

اس طرح دین اور دنیا باہم دست و گریبان نظر آتے ہیں۔ مگر دین و دنیا میں یہ جنگ اس لئے ہے کہ دونوں اطراف اعتدال سے گزر کر اپنی اپنی جگہ غلو کی ایسی سطح پر پہنچ گئی ہوئی ہیں۔ جہاں دونوں بجائے تعاون کے ایک دوسرے کی ضد معلوم ہوتے ہیں۔ حالانکہ سیدھا راستہ وہی ہے۔ جو قرآن کریم نے پیش کیا ہے۔

جَعَلْنٰکُمْ اُمَّۃً وَّسَطًا

یعنی ہم نے مسلمانوں کو امت وسط یعنی اعتدال پسند امت بنایا ہے۔

اس طرح اسلام دین اور دنیا کی ترقی ساتھ ساتھ چاہتا ہے۔ انسان کی تکمیل کسی ایک رخ کی طرف غلو سے نہیں ہو سکتی۔ خواہ مادی حالات کی طرف سے غلو کیا جائے یا روحانی حالات کی طرف دونوں صورتوں میں انسان غلط راستہ پر پڑ جاتا ہے۔ چنانچہ اس وقت مغرب اور مشرق دونوں غلط راستوں پر چل رہے ہیں۔ صحیح راستہ وہی ہے جو اعتدال کا راستہ ہے۔ یعنی مادی اور روحانی ترقی ساتھ ساتھ ہونی چاہیئے۔

آج دنیا کے اکثر اہل دانش اسی اعتدال کی طرف آنا چاہتے ہیں مگر چونکہ یہ حقیقی دین ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ کی راہنمائی کے بغیر ممکن نہیں۔ چنانچہ اس زمانے میں اللہ تعالےٰ نے مسیح موعود علیہ السلام کو اسی لئے مبعوث کیا ہے۔ کہ دونوں اطراف کو غلو کی جانب بڑھنے سے روک کر حد اعتدال میں لایا جائے۔

اور قرآن کریم کے معتدل راستہ یعنی صراط مستقیم پر دنیا کو گامزن کیا جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک اہم اسلامی عبادت — اعتکاف

(مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی)

رمضان کا مہینہ نہایت مبارک مہینہ ہے جس میں نیکی کے دروازے کھل جاتے ہیں اور بدی کی طرف لے جانے والے رستے بند کر دئے جاتے ہیں۔ شیطان پابند سلاسل کر دیا جاتا ہے اور ملائکہ کی تحریکات غلبہ اختیار کر جاتی ہیں۔ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی دعاؤں کو غیر معمولی طور پر سنتا اور انہیں شرفِ قبولیت بخشتا ہے۔ اللہ تعالیٰ انسان کے بہت قریب ہو جاتا ہے اور انسان اس کی رحمتوں اور فضلوں کو جذب کرتا ہے۔

پھر اس سارے مہینہ میں سے آخری عشرہ قربِ الٰہی کے حصول اور دعاؤں کی قبولیت کے لئے اور بھی زیادہ زریں موقع ہے اس میں لیلۃ القدر بھی آتی ہے جس کے فضائل قرآن کریم میں بیان کئے گئے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ
مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ۔ تَنَزَّلُ
الْمَلٰٓئِکَۃُ وَالرُّوْحُ
فِیْھَا بِاِذْنِ رَبِّھِمْ مِنْ
کُلِّ اَمْرٍ سَلٰمٌ ھِیَ
حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ۔

لیلۃ القدر ہزار راتوں سے بھی بہتر ہے اس میں خدا تعالیٰ کے ہر قسم کے فرشتے اور کامل روح اپنے رب کے اذن سے تمام دینی و دنیوی امور لے کر نازل ہوتے ہیں اور ان فرشتوں کے اترنے کے بعد ہر طرف سلامتی ہی سلامتی ہوتی ہے اور یہ حالت فجر کے طلوع ہونے تک قائم رہتی ہے۔

لیلۃ القدر کیا ہے یہ ایک نعمت ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اپنا قرب عطا کرنے۔ اپنے کلام سے بہرہ ور کرنے اپنی رضا کے عطر سے ممسوح کرنے اور اعلیٰ مدارج روحانی سے انہیں نوازنے کے لئے عطا کی ہے۔ اس رات کے فضائل احادیث میں بھی بالتفصیل آتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

مَنْ قَامَ لَیْلَۃَ الْقَدْرِ
اِیْمَانًا وَّ اِحْتِسَابًا
غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ
ذَنْبِہٖ وَمَا تَاَخَّرَ۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۲۴۱)

یعنی جو شخص لیلۃ القدر ایمان اور ثواب کی خاطر عبادت میں گزارتا ہے اس کے تمام پہلے اور پچھلے گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں۔

پھر فرمایا:۔

من حرم خیرھا فقد حرم۔

جو شخص اس کی بھلائی سے محروم رکھا گیا وہ گویا بھلائی اور نیکی سے محروم رہ گیا۔

اس رات ملائکہ کا نزول کیسے ہوتا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

اِنَّ الْمَلٰٓئِکَۃَ تِلْکَ
اللَّیْلَۃَ فِی الْاَرْضِ
اَکْثَرُ مِنْ عَدَدِ الْحَصٰی

(مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۵۱۹)

یعنی اس رات زمین پر فرشتوں کی تعداد کنکروں اور سنگریزوں کی تعداد سے بھی بڑھ جاتی ہے۔

غرض یہ عشرہ اپنی دوسری برکات کے علاوہ یہ عظیم الشان برکت بھی اپنے اندر رکھتا ہے کہ اس میں جو شخص لیلۃ القدر کو پالے وہ اپنے گزشتہ گناہوں سے نجات ہی حاصل نہیں کر لیتا بلکہ آئندہ بھی گناہوں سے مامون و مصئون ہو جاتا ہے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس عشرہ سے فائدہ اٹھانے کی اس قدر تاکید فرمائی ہے کہ یوں معلوم ہوتا ہے آپ یہ نہیں چاہتے تھے کہ آپ کی امت کا کوئی فرد اس کی برکات سے محروم رہے خود آپ کی ذات بابرکات کا یہ حال تھا کہ جب یہ دن آتے آپ دعاؤں عبادت اور ذکرِ الٰہی کی طرف پہلے سے بھی زیادہ متوجہ ہوتے۔ احادیث میں آتا ہے کہ

شَدَّ مِئْزَرَہٗ وَاَحْیٰی
لَیْلَہٗ وَاَیْقَظَ اَھْلَہٗ

(بخاری)

آپ اس عشرہ کے شروع ہوتے ہی کمرِ ہمت کس لیتے۔ ساری رات دعاؤں میں کاٹ دیتے اور گھر والوں کو بھی دعاؤں میں لگ جانے اور عبادت میں لگ جانے کے لئے جگاتے۔ اور اس طرح قبولیتِ دعا کا یہ زریں موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے۔

رمضان المبارک کے ان مبارک ایام سے پوری طرح فائدہ اٹھانے کے لئے اسلام نے اعتکاف کی عبادت رکھی ہے ایک مسلمان جو یہ عبادت بجا لاتا ہے کچھ روز تک مسجد کے اندر ہی رہتا ہے اور خدا تعالیٰ کے ذکر۔ عبادت اور دعا میں مشغول رہتا ہے۔ وہ سوائے کسی اشد ضرورت کے مسجد سے باہر نہیں جاتا۔ اور دنیا کے دھندوں سے منہ موڑ کر محض خدا تعالیٰ کا ہی ہو کر رہ جاتا ہے اسی طرح وہ رمضان اور خصوصاً اس کے آخری عشرہ کی برکات سے حتی الامکان پوری پوری طرح مستفید ہونے کی کوشش کرتا ہے۔

اعتکاف کا لفظ عَکَفَ سے مشتق ہے اور عَکَفَ کے معنے ہیں اَقَامَ فِی الْمَسْجِدِ (لسان العرب) وہ مسجد میں ٹھہرا رہا اور قرآنی آیت "وَاَنْتُمْ عٰکِفُوْنَ فِی الْمَسَاجِدِ" سے مفسرین۔ دوسرے علماء امت اور بعض لغت والوں نے یہی مراد لیا ہے کہ تم مسجد میں مقیم ہو اور کسی اشد ضرورت کے بغیر اس سے باہر نہیں نکلتے تم وہاں نماز پڑھتے ہو اور قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہتے ہو۔ اِعْتَکَفَ بِالْمَسْجِدِ کے معنے ہیں۔ لَبِثَ فِیْہِ لِلْعِبَادَۃِ کہ وہ مسجد میں عبادت کے لئے ٹھہرا۔ اور شریعت میں اعتکاف ایک خاص عرصہ تک مسجد میں قیام کر کے عبادت بجا لانے کا نام ہے (مفردات راغب) فقہ والوں نے اعتکاف کی تعریف یوں کی ہے کہ

ھُوَ اللَّبْثُ فِی الْمَسْجِدِ
مَعَ الصَّوْمِ وَنِیَّۃِ
الْاِعْتِکَافِ۔

(الھدایۃ)

اعتکاف مسجد میں روزہ دار ہونے کی حالت میں اور اعتکاف کی نیت سے ٹھہرنے کا نام ہے۔ بعض فقیہوں کے نزدیک اعتکاف کی عبادت روزہ کے بغیر بھی بجا لائی جا سکتی ہے اور حضرت شافعیؒ کا بھی یہی خیال ہے لیکن پہلا خیال زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں اعتکاف کا ذکر روزوں کے ضمن میں ہی کیا ہے۔

اعتکاف کی عبادت مستحب ہے لیکن بعض فقیہوں کا یہ خیال ہے کہ یہ سنت ہے اور اس کی دلیل وہ یہ دیتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے رمضان کے آخری دنوں میں عمر بھر اس پر مواظبت اختیار فرمائی ہے اور مواظبت ہی سنت کی دلیل ہے۔

بعض علماء نے درمیانی رستہ اختیار کر کے اعتکاف کو تین حصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ ایک اعتکاف واجب ہے اور وہ یوں کہ کوئی شخص اعتکاف کی نذر اور منت مان لے تو اس کے لئے اعتکاف کی عبادت بجا لانا اور اپنی نذر کو پورا کرنا ضروری ہے اور رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھنا سنتِ کفایہ ہے۔ یعنی بعض لوگوں کے کر لینے سے سب کے ذمہ سے ادا ہو جاتی ہے۔ ان دو اقسام کے علاوہ جو اعتکاف ہوگا وہ مستحب ہوگا۔

اعتکاف نہ صرف رمضان کے ہر حصہ میں بیٹھنا جائز ہے بلکہ سال کے کسی مہینہ میں یہ عبادت بجا لائی جا سکتی ہے۔ صحیح بخاری میں ہے کہ ایک سال رمضان میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اعتکاف نہ بیٹھ سکے تو اِعْتَکَفَ عَشْرًا مِّنْ شَوَّالٍ۔

آپ شوال کے مہینہ میں دس دن کے لئے اعتکاف بیٹھ گئے۔ اسی طرح ایک اور حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایک سال سفر کی وجہ سے رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف نہ بیٹھ سکے تو آپ دوسرے سال اسی ماہ بیس روز اعتکاف بیٹھے۔ غرض یہ عبادت رمضان کے کسی حصہ میں اور سال کے کسی مہینہ میں بجا لائی جا سکتی ہے لیکن رمضان میں یہ عبادت بجا لانا روحانی فوائد کے اعتبار سے دوسرے مہینوں میں کی جانے والی عبادت پر فضیلت رکھتا ہے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کی حیاتِ مبارکہ میں اور آپ کے وصال کے بعد امہات المومنین اور دوسرے صحابہؓ اور علمائے امت نے رمضان میں اعتکاف بیٹھنے پر اس قدر مواظبت اختیار کی ہے کہ یہ عبادت اسی ماہ سے وابستہ ہو کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رہ گئی ہے۔

جہاں تک عام عبادت یعنی نماز کا سوال ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

جُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا

میرے لئے ساری زمین ہی مسجد بنا دی گئی ہے لیکن اعتکاف کا مسجد (یعنی عبادت کے لئے معین جگہ) میں بجا لانا ضروری ہے (بیہقی میں حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری دس دنوں میں اعتکاف بیٹھا کرتے تھے اور مجھے عبد اللہ نے مسجد نبوی میں وہ مقام معین طور پر دکھایا ہے جہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اعتکاف بیٹھا کرتے تھے۔ حضرت ابن عباسؓ کا یہ مذہب تھا کہ اعتکاف مسجد کے بغیر جائز نہیں۔ اور مسجد بھی وہ جہاں پانچ وقت باجماعت نماز ادا ہوتی ہو۔ (بیہقی) آپ کے نزدیک گھروں میں مقررہ نماز گاہوں میں اعتکاف بیٹھنا بدعت ہے۔ حضرت امام ابو حنیفہ کا بھی یہی مذہب ہے کہ اعتکاف اس مسجد میں جائز ہے جہاں پانچوں وقت باقاعدہ نماز باجماعت ادا کی جاتی ہو۔ اور حضرت حذیفہ سے ایک روایت ہے کہ

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ کُلُّ مَسْجِدٍ لَہٗ مُؤَذِّنٌ وَ اِمَامٌ فَالْاِعْتِکَافُ فِیْہِ یَصْلُحُ۔

(در منثور)

اعتکاف بیٹھنا اسی مسجد میں جائز ہے جس میں مؤذن اور امام مقرر ہوں۔ اور وہاں پانچوں نمازیں باجماعت ادا ہوتی ہوں۔ غرض اعتکاف کے لئے مسجد میں ٹھہرنا ضروری ہے اور جامع مسجد کو اس کے لئے زیادہ بہتر خیال کیا گیا ہے تا معتکف کو جمعہ کے لئے بھی مسجد سے باہر نہ جانا پڑا۔ ہاں بعض علماء نے عورت کو اس پابندی سے مستثنیٰ قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ وہ گھر میں کوئی جگہ تجویز کرلے اور اعتکاف کی نیت سے وہاں رہے اشد ضرورت کے بغیر گھر کے دوسرے حصہ میں نہ جائے لیکن پسندیدہ یہی ہے کہ عورتیں بھی اعتکاف کے لئے مسجد میں ہی آئیں۔ اور امہات المومنین سے یہی طریق ثابت ہے۔

مسجد میں چونکہ نمازی آتے جاتے رہتے ہیں اور معتکفین کی تعداد بھی بعض دفعہ بڑھ جاتی ہے اس لئے عبادت میں حضور قلب کو قائم رکھنے کے لئے مسجد کے کسی ایک حصہ میں خیمہ یا پردہ لگایا جا سکتا ہے حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ

کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْتَکِفُ فِی الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ فِیْ رَمَضَانَ فَکُنْتُ اَضْرِبُ لَہٗ خِبَاءً۔

کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اعتکاف بیٹھتے تو میں آپؐ کے لئے ایک علیحدہ خیمہ مسجد نبوی میں نصب کر دیا کرتی تھی۔

(بخاری)

اعتکاف کی مدت مقرر نہیں جو چاہے دس دن سے زائد بھی اعتکاف بیٹھ سکتا ہے اور جو چاہے دس دن سے کم بیٹھ لے لیکن فقہاء امت نے روزہ کی نسبت سے اس کی کم سے کم مدت ایک دن مکمل قرار دی ہے اور ساتھ ہی یہ شرط بھی لگا دی ہے کہ جتنے دن بھی اعتکاف بیٹھا جائے وہ متواتر ہوں۔ ان میں وقفہ نہ ہو لیکن حقیقت یہی ہے کہ یہ ایک نفلی عبادت ہے اور نفلی عبادت کے لئے جہاں کوئی خاص وقت اور جگہ مقرر نہیں وہاں اس کے لئے مقدار وقت بھی مقرر نہیں۔ جتنا وقت بھی کسی کو میسر آئے وہ اعتکاف کی نیت سے مسجد میں ٹھہرا رہے اور اس کی شرائط کو پورا کرے تو وہ اعتکاف کا ثواب حاصل کر سکتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:-

اَلْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ

اعمال کی جزا سزا نیتوں پر موقوف ہے اور جب کوئی شخص نیت کرکے ثواب کی خاطر اعتکاف بیٹھتا ہے تو چاہے وہ کتنی کم مدت کے لئے ہی کیوں نہ ہو وہ اس کا ثواب بہرحال پائے گا۔

معتکف کے لئے روزہ کی شرط بھی لگائی گئی ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

اَتِمُّوا الصِّیَامَ اِلَی اللَّیْلِ وَلَا تُبَاشِرُوْھُنَّ وَاَنْتُمْ عٰکِفُوْنَ فِی الْمَسٰجِدِ

(بقرہ ۲۳)

تم روزہ کو رات تک مکمل کرو اور اپنی بیویوں سے مباشرت مت کرو در آں حالیکہ تم مساجد میں اعتکاف بیٹھے ہوئے ہو۔

گویا روزوں کے ضمن میں اعتکاف کا ذکر کرکے اللہ تعالیٰ نے اس طرف اشارہ کیا ہے کہ معتکف کا روزہ دار ہونا ضروری ہے۔ اور حضرت عائشہؓ سے کہ جن سے نصف دین سیکھنے کا ارشاد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مروی ہے کہ اعتکاف روزہ کے بغیر جائز نہیں۔ حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابن عمرؓ کا مذہب بھی یہی ہے۔ اور احناف نے بھی اس مذہب کو درست قرار دیا ہے بلکہ انہوں نے اعتکاف کی تعریف ہی یہ کی ہے کہ

اَلْاِعْتِکَافُ ھُوَ اللُّبْثُ فِی الْمَسْجِدِ مَعَ الصَّوْمِ وَنِیَّۃِ الْاِعْتِکَافِ۔

(الھدایۃ)

اعتکاف نام ہی اس بات کا ہے کہ انسان اعتکاف کی نیت سے اور روزہ دار ہونے کی صورت میں مسجد میں ٹھہرا رہے۔ حضرت امام شافعیؒ اور بعض دوسرے علماء نے روزہ کو معتکف کے لئے لازم قرار نہیں دیا۔ لیکن واضح امر یہی ہے کہ معتکف روزہ دار ہونے کی صورت میں اعتکاف سے زیادہ فائدہ حاصل کر سکتا ہے۔ روزہ خود اپنے اندر بہت سی فضیلتیں رکھتا ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں یہ خدا تعالیٰ کا فرمان ہے کہ روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا ہوں۔ اس لئے جن علماء نے اعتکاف کے ساتھ روزہ کی شرط لگائی ہے ان کا موقف زیادہ درست معلوم ہوتا ہے۔

جیسا کہ اعتکاف کے حکم کی عمومیت اور احادیث سے یہ امر واضح ہے عورتیں بھی اعتکاف بیٹھ سکتی ہیں لیکن ان کے لئے خاوندوں سے اجازت لینا ضروری ہے۔ مطلقہ اور بیوہ عدت کے ایام میں اعتکاف نہیں بیٹھ سکتیں۔ ہاں عدت پوری ہونے کے بعد وہ یہ عبادت بجا لا سکتی ہیں۔ مستحاضہ عورت بھی اعتکاف بیٹھ سکتی ہے۔

معتکف کے لئے مسجد سے بلا اشد ضرورت باہر آنا منع ہے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ

کَانَ لَا یَدْخُلُ الْبَیْتَ اِلَّا لِحَاجَۃٍ اِذَا کَانَ مُعْتَکِفًا۔ (بخاری)

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اعتکاف کی حالت میں بلا اشد ضرورت گھر تشریف نہیں لاتے تھے۔

ترمذی میں ہے کہ آپؐ سوائے قضائے حاجت کے گھر میں تشریف نہیں لاتے تھے۔ چنانچہ لکھا ہے:-

لَا یَدْخُلُ الْبَیْتَ اِلَّا لِحَاجَۃِ الْاِنْسَانِ

آپؐ گھر میں سوائے حاجت انسانی کے تشریف نہیں لاتے تھے۔ مسند احمد بن حنبل میں آتا ہے

لَا یَدْخُلُ الْبَیْتَ اِلَّا لِحَاجَۃٍ اِلَّا اِذَا اَرَادَ الْوُضُوْءَ وَھُوَ مُعْتَکِفٌ۔

(جلد ۶ ص $\frac{۲۴۷}{۲۶۲}$)

کہ آپؐ سوائے ضروری حاجت کے گھر تشریف نہیں لاتے تھے۔ ہاں وضوء کے لئے آپؐ گھر تشریف لایا کرتے تھے۔ وضوء کے لئے گھر میں جانا اس معتکف کے لئے جائز ہو سکتا ہے کہ جس مسجد میں وہ اعتکاف بیٹھا ہو اس میں پانی کا انتظام نہ ہو۔ اگر مسجد میں پانی کا انتظام ہے تو وہ وضوء کے خاطر بھی مسجد سے باہر نہیں جا سکتا۔ پھر اس صورت میں کہ معتکف جامع مسجد کے علاوہ کسی اور مسجد میں اعتکاف بیٹھا ہو وہ جمعہ کے لئے اپنی اعتکاف گاہ سے نکل سکتا ہے بشرطیکہ وہ کم سے کم وقت اپنی اعتکاف کی جگہ سے باہر رہے۔ بلا عذر صحیح مسجد سے باہر نکلنا اعتکاف کو فاسد کر دیتا ہے۔ احناف کا مذہب بھی یہی ہے اگر کوئی شخص ایسا ہو کہ اس کے لئے کھانا لانے والا کوئی نہ ہو تو وہ کھانا لینے کے لئے مسجد سے باہر جا سکتا ہے۔ بیوی اگر ملنے کے لئے مسجد میں آجائے اور واپسی پر اندھیرا ہو جائے تو معتکف اسے گھر تک چھوڑنے کے لئے مسجد سے باہر جا سکتا ہے۔ چنانچہ احادیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ حضرت ام المومنین صفیہؓ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اعتکاف گاہ میں تشریف لائیں۔ کچھ دیر ٹھہرنے کے بعد واپس تشریف لے جانے لگیں تو اندھیرا زیادہ ہو گیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم آپ کو گھر پہنچانے کے لئے مسجد سے باہر تشریف لے گئے۔ (بخاری)

(باقی)

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر
عارضی دکان لگانے کے خواہشمند احباب

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر عارضی دکان لگانے کے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں ۱۵ جنوری تک پریذیڈنٹ صاحب یا امیر صاحب مقامی کی تصدیق کے ساتھ نظارت امور عامہ کے توسط سے منتظم بازار کو بھجوا دیں۔ درخواست میں حسب ذیل کوائف کا درج ہونا ضروری ہے۔

(۱) دکان کے مالک کا نام
(۲) دکان پر بیٹھنے والے کا نام
(۳) دکان کس چیز کی ہو گی۔
(۴) قیمتوں کی مکمل فہرست

(عبد الرزاق منتظم بازار جلسہ سالانہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم چوہدری محمد شریف صاحب ایڈووکیٹ مرحوم کی یاد میں

مکرم چوہدری فیض احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ حلقہ بوطلہ ہمارا ضلع سیالکوٹ

محترم چوہدری محمد شریف صاحب مرحوم ایڈووکیٹ منٹگمری فطری طور پر اپنے اندر سعادت اور شرافت کا مادہ رکھتے تھے جب بھی کوئی نیک اور اچھی بات اُن کے سامنے پیش ہوتی خود اسے تسلیم کر لیتے اور پھر اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتے۔

سچائی اور حقیقت کے لئے تسلیم و رضا کا یہ جذبہ بہت کم لوگوں میں ہوتا ہے۔ اس جذبہ کا نتیجہ تھا کہ اپنے والد بزرگوار حضرت نواب محمد دین صاحب سے بھی پہلے احمدیت کے حلقہ بگوش ہو گئے۔ ان کے خاندان میں سب سے پہلے احمدیت ان کے چچا حضرت چوہدری محمد حسین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ذریعہ آئی۔ اور پھر سارے خاندان میں پھیل گئی۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس خاندان کو احمدیت میں خاص مقام عطا فرمایا۔ بلکہ اس خاندان کے بعض بزرگ باوجود پیچھے آنے کے اپنی خدمات کے لحاظ سے کئی پہلے آنے والوں سے آگے نکل گئے مثلاً حضرت نواب محمد الدین صاحب رضی اللہ عنہ۔

مرحوم چوہدری صاحب دینداری اسلام اور احمدیت کے شعار کی پابندی کے سلسلے میں ایک نمونہ تھے۔ فطری سعادت کے علاوہ چہرہ اور شکل و شباہت سے بھی ایک بزرگی وجاہت اور رعب نمایاں تھا۔ جب بھی کسی افسر کو ملتے تو اس پر ان کی ذاتی وجاہت اور رعب کا خاص اثر ہوتا تھا۔

پھر اللہ تعالیٰ کا بھی ان کے ساتھ اپنی رحمت اور فضل کا خاص سلوک تھا ایک دفعہ انہوں نے مجھے سنایا کہ میں کالج میں تعلیم پاتا تھا۔ تعطیلات کے سلسلہ میں ملتان چلا گیا۔ وہاں مکرم نواب ریاض حسین صاحب قریشی کے مکان پر ٹھہرا ہوا تھا۔ کہ وہاں نواب سر بہرام خان صاحب مزاری ضلع ڈیرہ غازیخان جو دوسا، پنجاب میں تھے آگئے۔ اور میرے متعلق دریافت فرمایا کہ یہ کون نوجوان ہیں۔ قریشی صاحب نے تعارف کروایا کہ یہ چوہدری محمد الدین صاحب افسرمال کے لڑکے ہیں اور کالج میں تعلیم پاتے ہیں۔ (محترم نواب محمد الدین صاحب مرحوم ان دنوں افسر مال تھے)

نواب سر بہرام خان صاحب نے اس پر کہا کہ یہ بے چارے تسلیم نہ حاصل کریں تو کیا کریں۔ ضلع سیالکوٹ میں زمیندار چھوٹے چھوٹے رقبہ کے مالک ہیں۔

محترم چوہدری صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اس فقرہ سے میرے دل کو ٹھیس لگی۔ اور میرے دل سے دعا نکلی کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کیا مشکل ہے کہ ہمیں بڑا زمیندار بنا دے۔ مومن بندہ کے دل سے نکلی ہوئی یہ دعا منظور ہوئی۔ اور حضرت نواب صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کو اللہ تعالیٰ نے بڑا زمیندار بنا دیا اور لائلپور، منٹگمری اور سندھ میں ہزاروں ایکڑ زمین خریدنے کی توفیق ملی۔ اور محترم نواب صاحب بعد میں ڈپٹی کمشنر ہو گئے۔ اور اس عہدہ سے ریٹائر ہونے کے بعد ریاست بہاولپور اور جودھپور میں وزیر مالیات مقرر ہوئے۔ حکومت وقت کی طرف سے خان بہادر اور نواب کے خطاب ملے۔ اور کونسل آف سٹیٹ آف انڈیا کے ممبر بھی منتخب ہوئے اس کے بعد سلسلہ کی قابل یادگار خدمات کی بھی توفیق حاصل ہوئی۔

اس سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

چوہدری صاحب مرحوم کو حضرت نواب صاحب مرحوم سے بہت محبت تھی۔ ایک تو والد تھے۔ دوسرے ان کی ذاتی صفات کا ان پر بہت اثر تھا۔

اللہ تعالیٰ نے دنیوی لحاظ سے بھی ان پر بہت فضل کئے ان کے بیٹوں عزیزان مکرم محمد خالد۔ محمد نعیم و محمد بشیر نے اعلیٰ تعلیم حاصل کی ہے۔ عزیزم محمد خالد فرم شاہنواز لمیٹڈ میں اچھے عہدہ پر فائز ہے۔ عزیزم محمد نعیم سی۔ ایس۔ پی کے عہدہ پر ہے اور عزیزم محمد بشیر فوج میں لفٹننٹ ہے الحمد للہ یہ سب اُس اخلاص اور نیکی کا نتیجہ ہے۔ جو اُن کے دل میں پائی جاتی تھی۔ اور اللہ تعالیٰ اُس سے خوب واقف تھا۔

حضرت نواب صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد اُن کے پرانے ملازموں کو بھی حضرت چوہدری صاحب مرحوم نے اپنے پاس رکھا اور ان کی عزت و خدمت کرتے رہے۔ اور ان سے بہترین سلوک کیا۔

سلسلہ کی خدمت کے لئے میں نے جب بھی بحیثیت انسپکٹر بیت المال ان سے تعاون کی درخواست کی شرح صدر سے تعاون فرمایا۔

جب بھی کسی دوست کی ہمدردی، امداد اور ترقی کا سوال پیدا ہوا۔ آپ خود سرکاری افسران اور عہدیداروں تک پہنچے۔ ایک دفعہ ایک دوست جو ان دنوں مڈل سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے ترقی کا سوال پیدا ہوا تو کسی کوشش سے دریغ نہ کیا۔ مقابلہ سخت تھا۔ اور بالمقابل بھی بارسوخ اور باثر لوگ تھے۔ حتیٰ کہ بعض افسران سے بگاڑ بھی پیدا ہوا۔ لیکن آپ نے پوری کوشش کی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہوئے۔

ایک دوست پر ایک سنگین مقدمہ دائر ہو گیا۔ وہ ایک مخلص جماعت کے سیکرٹری مال تھے۔ اس مقدمہ میں مرحوم چوہدری صاحب نے جس طریق پر ان کی ہمدردی اور امداد فرمائی وہ انہیں کا حصہ تھا۔

ایک دفعہ ایک دوست ان کے پاس کسی کام کے لئے آئے۔ دوپہر کی سخت گرمی کا وقت تھا لیکن اسی وقت اُنکے ہمراہ ہو کر افسر متعلقہ کے پاس پہنچے۔

سلسلہ کے خدام اور کارکنوں کی اُن کے دل میں بہت قدر اور عزت تھی۔ بے نفسی کا یہ عالم تھا۔ کہ سلسلہ کے کارکنوں کی عزت کی خاطر اپنی ذات اور حیثیت کا قطعاً خیال نہ فرماتے۔

قادیان دارالامان کی محبت اور اسکے شرف کا دل میں بہت احساس تھا۔ دسمبر ۱۹۴۹ء میں خاکسار نظارت بیت المال کی طرف سے منٹگمری میں ڈیوٹی پر گیا ہوا تھا۔ جلسہ سالانہ قادیان اور ربوہ کے دن قریب آ گئے۔ ایک روز کسی کام کے لئے میں باہر گیا ہوا تھا۔ جب شام کے وقت محترم چوہدری صاحب کی کوٹھی پر واپس آیا۔ تو بڑی خوشی اور بشاشت سے فرمانے لگے۔ کہ میں آپ کو ایک خوشخبری سناتا ہوں اور وہ خوشخبری بھی آپ کے متعلق ہے۔ لیکن آپ پہلے خوب خوش ہو لیں میں نے کہا کیا خوشخبری ہے فرمانے لگے آپ اور خوش ہو لیں۔ میں نے پھر عرض کیا کہ میں خوش ہو چکا ہوں فرمانے لگے۔ آپ کو جناب ناظر صاحب بیت المال ربوہ کا تار آیا ہے کہ قادیان جانے کے سلسلہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کو لاہور میں مل لیں۔

قادیان سے ہجرت کے بعد یہ سب سے پہلا قافلہ تھا۔ جو جلسہ قادیان پر صرف پچاس افراد کا دونوں حکومتوں کی منظوری سے روانہ ہو رہا تھا۔ اور حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ مجھے ایک اہم ڈیوٹی پر اس قافلہ میں قادیان بھجوانا چاہتے تھے۔ ان دنوں قادیان اور ربوہ کے جلسہ سالانہ کی تاریخیں ایک ساتھ تھیں یعنی ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر۔ حضرت چوہدری صاحب مرحوم نے مجھے یہ خوشخبری پہنچانے کے ساتھ ہی مجھ سے اس سفر اور قادیان کے قیام کے دوران دعا کرنے کا وعدہ لیا۔

چوہدری صاحب مرحوم میں خدمت خلق کا بھی بہت جذبہ تھا۔ ۱۹۲۵ء میں علاقہ لوئر باری دوآب جس کا کچھ حصہ ضلع منٹگمری اور کچھ حصہ ضلع ملتان پر مشتمل ہے کی بنجر پڑی ہوئی زمین گورنمنٹ نے نیلام کی۔ لوگوں نے بڑھ چڑھ کر بولیاں دیں۔ اس نیلام شدہ زمین کی قیمت کا دسواں حصہ تو فوراً ادا کیا تھا اور باقی بالاقساط۔ خریداروں نے زمین کا قبضہ حاصل کر لیا اور کئی سال زمین کو کاشت کرتے رہے۔ لیکن بوجہ ناقص پیداوار اور زرخول لے گرنے کے خریدار زمین کی اقساط ادا نہ کر سکے اور اسکے نتیجہ میں گورنمنٹ نے نیلام شدہ زمین ضبط کر لی۔ اور جس قدر قیمت ادا کر چکے تھے وہ بھی ضبط ہو گئی۔ ایسی صورت میں زمینداروں کی حالت قابل رحم تھی۔ چوہدری صاحب مرحوم نے محض انسانی ہمدردی کی بنا پر ان بے بس اور مجبور و معذور زمینداروں کی امداد شروع کر دی ان کی طرف سے گورنمنٹ کو درخواستیں بھجوائیں اور وفود بھیجے۔ اسکے نتیجہ میں گورنمنٹ نے خریدار زمینداروں کی ضبط شدہ زمینیں واگذار کر دیں۔ اور فیصلہ کیا کہ زمیندار جس قدر رقم ادا کر چکے ہیں۔ اس رقم کے تناسب سے ان کو زمین کا مالک قرار دیا جائے اور جس قدر باقی رقبہ ہو اسکے انہیں مزروعی حقوق دے جائیں۔ اور جب بھی مقررہ رقم جو دو یا اڑھائی ہزار روپیہ فی مربعہ مقرر کی گئی تھی وہ ادا کریں تو باقی زمین کے حقوق ملکیت بھی دیدئے جائیں۔ اس فیصلہ سے خریدار زمینداروں کو حوصلہ ہوا اور ان کے پاؤں جم گئے مرحوم چوہدری صاحب نے یہ سب خدمت محض انسانی ہمدردی کی بنا پر کی کیونکہ ان کا اس زمین کے ساتھ کوئی مفاد وابستہ نہیں تھا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

اللہ تعالیٰ نے آپ کو پبلک میں بھی بہت اثر اور رسوخ عطا فرمایا تھا۔ زمیندار طبقہ اور دوسرے لوگ آپ کی قابلیت کے بہت مداح تھے۔

دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب مرحوم کی روح پر اپنی بے شمار رحمتیں اور فضل فرمائے اور ان کی اولاد کو ان کا حقیقی جانشین بنائے اور ان کی برکات کو ان کے خاندان میں اور سلسلہ میں جاری رکھے۔ اللہم آمین ثم آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وقفِ زندگی میں دائمی لذت اور سرور ہے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔

"لوگ اس حقیقت سے ناآشنا اور اس لذت سے جو اس وقف کے بعد ملتی ہے۔ ناواقف محض ہیں۔ ورنہ اگر ایک شمہ بھی اس لذت اور سرور سے ان کو مل جاتے تو بے انتہا تمناؤں کے ساتھ وہ اس میدان میں آتے۔ میں خود جو اس راہ کا پورا تجربہ کار ہوں اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل اور فیض سے میں نے اس راحت اور لذت سے حظ اٹھایا ہے۔ یہی آرزو رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کے لئے اگر مر کر پھر زندہ ہوں اور پھر مروں تو ہر بار میرا شوق ایک لذت کے ساتھ بڑھتا ہی جاوے۔" (الحکم ۳۱ر اگست ۱۹۰۵ء)

(مہتمم تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مضمون نویسی کا انعامی مقابلہ

دی احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لاہور کے زیر اہتمام مضمون نویسی کا ایک مقابلہ ہو رہا ہے۔ جس میں پاکستان بھر کے کالجوں کے طلباء حصہ لے سکتے ہیں۔ اول اور دوم آنے والوں کو علی الترتیب -/۲۵ روپے اور -/۱۵ روپے بطور انعام دیئے جائیں گے مضمون کا عنوان "اسلامی تمدن اور مغربی تہذیب" ہے۔ درج ذیل شرائط کی پابندی لازمی ہوگی۔

(۱) مضمون ۲۸ فروری ۱۹۶۷ء تک سیکرٹری صاحب احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لاہور کو درج ذیل پتہ پر ارسال کئے جاویں۔

اعجاز اے۔ ملک
پوسٹ بکس ۲۲۵ لاہور

(۲) مضمون ۵۰۰۰ سے زائد الفاظ پر مشتمل نہ ہو۔

(۳) ایسوسی ایشن کی طرف سے مقرر کردہ منصفین کا فیصلہ آخری ہوگا۔

(۴) اپنے نام کے ساتھ کالج اور سال ضرور لکھیں۔

ڈاکٹر محمد محسن ہاشمی صدر
دی احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لاہور

تقرر امیر ضلع راولپنڈی

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کو امیر ضلع راولپنڈی تا ۳۰/۴/۶۸ منظور فرمایا ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم برادرم ملک نسیم احمد صاحب وکیل قائد ضلع مجلس خدام الاحمدیہ ڈیرہ غازیخان کچھ عرصہ سے دل کی دھڑکن اور ریح کے درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔ (خاکسار ملک محمد سلیم ربوہ)

۲۔ میری چھوٹی بچی کی ایک حادثہ میں دائیں ٹانگ کی پنڈلی کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے اور دوسری ٹانگ پر بھی ضربات آگئی ہیں۔ دوست بچی کی ٹانگ کی درستی اور دیگر ضربات سے شفایابی کے لئے دعا فرمادیں۔ (محمد عبد اللہ عربک ٹیچر ہائی سکول چک ۲۷۹/ر۔ب گھسیٹ پورہ ڈیرہ غازیخان)

۳۔ میرے خالو جان محترم جناب ڈاکٹر شیخ عبد الرحمٰن صاحب لاہوری آنکھ کا میتھی کا ہسپتال میں ہی آنکھوں کا اپریشن ہوا ہے۔ ان کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے آہستہ آہستہ ترقی کر رہی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ ان کی کامل صحت اور لمبی عمر کے لئے دعا فرمادیں۔ (عبد السلام اختر ایم اے نائب ناظر تعلیم)

"ننگے سر نماز پڑھنا ناپسندیدہ ہے"

عام طور پر نوجوانوں میں ننگے سر رہنے کی عادت پیدا ہو رہی ہے۔ اسلامی عرف میں سر ڈھانپ کے رکھنا نہایت پسندیدہ ہے۔ اور یہی سنت رسول و خلفائے راشدین و بزرگان امت ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے خلفاء کا بھی یہی اسوہ حسنہ رہا ہے۔ خدام کو اس بارے میں اپنا جائزہ لینا چاہیئے۔ قائدین کرام وقتاً فوقتاً اس کی تلقین خدام کو کرتے رہیں۔ حدیث شریف میں آیا ہے:۔

وکان صلی اللّٰہ علیہ وسلم یامر بستر الرأس فی الصلوٰۃ بالعمامۃ والقلنسوۃ وینھی عن کشف الرأس فی الصلوٰۃ ویقول اذا اتیتم المساجد فاتوھا معصبین والعصابۃ ھی العمامۃ (کشف الغمہ صفحہ ۶۷)

ترجمہ:۔ یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نماز میں ٹوپی یا پگڑی سے سر ڈھانپنے کا ارشاد فرمایا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ جب تم مسجد کی طرف روانہ ہو تو سر پر پگڑی باندھ کر جاؤ"۔

(مہتمم تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

---

۲۹ رمضان کی دعاؤں سے مستفید ہونے کا قیمتی موقعہ

احباب جماعت جانتے ہیں ۲۹ رمضان کو چندہ تحریک جدید کی سوفی صدی ادائیگی کرنے والے مجاہدین کی فہرست ہر سال بغرض دعا تیار کی جاتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ روایتی فہرست امسال بھی ان شاء اللہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کی جائے گی۔ اسلئے زیادہ سے زیادہ افراد جماعت اس قیمتی موقعہ سے استفادہ فرمائیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

برائے توجہ لجنات

آج کل سردی کافی پڑ رہی ہے۔ لجنات کو چاہیئے کہ گرم کپڑے اور بستر مرکز میں بھجوا دیں۔ تاکہ ضرورت مندوں میں تقسیم کرکے ثواب حاصل کیا جائے۔

(آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

عزیزہ مقصودہ بیگم بنت چوہدری ثناء اللہ صاحب باجوہ چک ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا مختصر سی علالت کے بعد وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ نوجوانی کی عمر میں ہی بہت نیک دیندار قرآن کریم سے شغف رکھنے والی اور سلسلہ احمدیہ کی فدائی تھیں۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی رحمت کے سایہ میں رکھے اور جنت میں بلند مقام عطا فرمادے۔ آمین۔ (خاکسار سلطان احمد بسرا)

انفارمیشن اسسٹنٹ

تعداد اسامیاں ۔ ۱۵ عمر ۱۸ تا ۳۵ سال۔ قابلیت ۔ گریجوایٹ جو اردو بنگالی۔ پشتو۔ گجراتی وغیرہ سے ترجمہ کرنے میں ماہر ہو جرنلسٹ کو ترجیح درخواست مع ضروری سرٹیفکیٹس ۲۰/۱/۶۷ تک بنام پرنسپل انفارمیشن افسر۔ پریس انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف پاکستان راولپنڈی (پ۔ت ۲/۱/۶۷)

(ناظر تعلیم)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

صرف چھ روپے میں ماہنامہ انصار اللہ جیسے تربیتی رسالہ کے بارہ شمارے حاصل کیجئے ، (قائد اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

پیرس ۴ ؍ جنوری ۔ صدر ڈیگال نے کہا ہے کہ ویٹ نام میں قیام امن کی بات چیت میں امریکہ اور عوامی چین کی شرکت لازمی ہے ۔ انہوں نے کہا ہے کہ میرے خیال میں اس تنازعہ کے تصفیہ یعنی جنگ بندی کے بعد ملک کو غیر جانبدار بنانے کا طریقہ یہی ہے کہ کسی بھی ویٹ نام کانفرنس میں امریکہ اور چین دونوں کو شریک کیا جائے ۔

صدر ڈیگال نے نوروز کی تقریر میں ویٹ نام میں امریکی مداخلت کی پھر مذمت کی ۔ اور کہا کہ امریکہ بڑے ظالمانہ طریقہ سے جنگ کو طول دے رہا ہے ۔ اس سے پہلے ۲۶ ؍ دسمبر کو بھی انہوں نے ایک تقریر میں امریکی مداخلت پر سخت نکتہ چینی کی تھی ،

شمالی ویٹ نام کے صدر ہوچی منہ نے کہا ہے کہ ویٹ نام کی جنگ صرف میری شرطوں پر بند ہو سکتی ہے ۔ انہوں نے کہا ہے کہ اگر امریکہ امن چاہتا ہے تو اسے ویٹ نام سے فوجیں ہٹانے کے بعد دوسری شرطوں پر بھی عمل کرنا ہو گا ۔ ریڈیو ہنوئی نے برطانوی وزیر خارجہ مسٹر جارج براؤن کی مذاکرات امن کی تجاویز کی مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ ان کا مقصد امریکہ کو مدد دینا ہے ۔

● راولپنڈی ۴ ؍ جنوری ۔ بھارت کے ایک فوجی ماہر میجر جنرل سوم دت نے حکومت کو مشورہ دیا ہے کہ وہ ایٹم بم بنانے کی بجائے روس اور امریکہ سے کہے کہ وہ چین کے خلاف بھارت کا دفاع کریں ۔ فوجی ماہر نے کہا کہ چینی ۱۹۷۰ء تک میزائلوں کی مدد سے پڑوسی ملکوں پر ایٹم بم نہیں پھینک سکتا ۔

میجر جنرل سوم دت کا یہ مضمون ایک اخبار میں شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ ایٹمی اسلحہ کی دوڑ میں شریک ہونا بھارت کے بس کا روگ نہیں ۔ کیونکہ اگر بھارت پچاس ایٹم بم بنانا چاہتا ہے تو اسے پچاس کروڑ ڈالر خرچ کرنا پڑیں گے اس کے ساتھ ہی اگر بھارت میزائل بنانا چاہے تو پھر اسے دو عرب بیس کروڑ ڈالر کے اخراجات برداشت کرنا پڑیں گے اس کا مطلب یہ ہے کہ سلسلہ زیادہ تر غیر ملکی امداد پر انحصار کرنا ہو گا ۔ اس سے خود ملکی زرمبادلہ کے ذخائر پر بھی ناخوشگوار اثر پڑے گا ۔ لیکن بھارت موجودہ حالات میں اس بات کا متحمل نہیں ہو سکتا ۔ میجر جنرل سوم دت نیشنل ڈیفنس سٹاف کالج کے کمانڈنٹ بھی رہ چکے ہیں ۔

● لندن ۴ ؍ جنوری ۔ برطانوی قونصل جنرل مسٹر جون کالبرن نے ہنوئی سے اطلاع دی ہے کہ اس نے شمالی ویٹ نام کے اردگرد زبردست تباہی دیکھی ہے لیکن وہ یقین سے یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ تباہی امریکی بمبار طیاروں نے پھیلائی ہے یا اس شہر کی دفاعی توپیں یا میزائل اس کے ذمہ دار ہیں ۔ برطانوی قونصل جنرل شہری آبادی کے نقصانات کا اندازہ لگانے میں بھی ناکام رہے ہیں ۔ حکومت برطانیہ نے شمالی ویٹ نام میں اگرچہ اپنا قونصل جنرل شہری آبادی کے جانی نقصانات کا اندازہ لگانے میں بھی ناکام رہے ہیں ۔ حکومت برطانیہ شمالی ویٹ نام میں اگرچہ اپنا قونصل جنرل مقرر کر رکھا ہے لیکن اس نے شمالی ویٹ نام کی حکومت کو تسلیم نہیں کیا ۔ اس لئے شمالی ویٹ نام مسٹر کالبرن کو قونصل جنرل کی حیثیت نہیں دی چنانچہ جب انہوں نے دورہ کیا تو ان پر بڑی پابندیاں عائد کر دی گئی ہیں ۔ اور ان کا یہ دورہ ایک پرائیویٹ شخص کی حیثیت سے ہوا ۔ امریکی اخبارات میں شمالی ویٹ نام کی شہری آبادی پر بمباری کے متعلق اطلاعات کی اشاعت کے نتیجہ حکومت برطانیہ نے مسٹر کالبرن سے دورہ کرنے کو کہا تھا ۔

● لندن ۴ ؍ جنوری ۔ ایران کے وزیر خارجہ عباس آرام کو لندن میں سفیر مقرر کیا ہے وہ اس وقت لندن میں ہیں اور اپنے عہدہ کا چارج سنبھال لیں گے ۔

امانت تحریک جدید کی اہمیت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ امانت تحریک جدید کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"یہ چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتا اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے ۔ اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائیداد ہے اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائیداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں ۔ یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ یہ چندہ نہیں ۔ اور نہ یہ چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے ۔ یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی ۔

غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں تو ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے ۔ کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالتے ہیں ۔"

(افسر امانت تحریک جدید)

درخواست دعا

میرے والد محترم میاں محمد اسمٰعیل صاحب درویش قادیان ۔ آج کل سخت بیمار ہیں ۔

جملہ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ میرے والد صاحب کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے ۔ آمین

(سردار محمد احمد درویش واچ میکر محلہ دارالرحمت وسطی ۔ ربوہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں

عطاران مشرق ربوہ

کے مایہ ناز تحفے

خورشید ہیئر آئل
منعدد جڑی بوٹیوں سے تیار کردہ بالوں کی تمام بیماریوں کے لئے مفید ہے ۔ قیمت اڑھائی روپے

روغن آملہ
خالص آملہ سے تیار کردہ قیمت پونے دو روپے ۔

روغن سرسوں کچی گھانی
سو فیصدی خالص قیمت ڈیڑھ روپیہ

سٹاکسٹ : نوید جنرل سٹور گولبازار ۔ ربوہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

عطاران مشرق رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

دلفریب زیورات کا واحد مرکز

فرحت علی جیولرز دی مال لاہور فون نمبر ۲۳ ۲۶

مکمل سیٹ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام
چوبیس جلدوں میں ۔ (رعایتی قیمت ۱۹۰ روپے علاوہ محصول ڈاک)
ملنے کا پتہ :- الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالیٰ کو یہی پسند ہے کہ انسان اُسکی طرف پوری طرح متوجّہ ہو

بے دلی سے کی جانے والی عبادت اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول نہیں ہوتی،

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عبادت پوری توجہ سے ادا کرنے کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

" اللہ تعالیٰ کو یہی پسند ہے کہ انسان اس کی طرف پوری طرح متوجہ ہو بے دلی سے اس کی عبادت مقبول نہیں ہوتی۔ خوشی اور رنج دونوں میں اس کا ساتھ نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ ورنہ ایسے ایمان کا کوئی فائدہ نہیں حقیقت یہ ہے کہ وہ ایمان جو انسان کو خدا تعالیٰ کے انعامات کا وارث کرتا اور اُس کو مقرب اور انعامات الٰہیہ کا جاذب بناتا ہے۔ وہ وہی ایمان ہوتا ہے جو ہر قسم کے شکوک و شبہات سے پاک اور ماسوی اللہ کی محبت سے خالی ہو۔ ہمارے ملک میں بھی لوگ کہا کرتے ہیں کہ دو کشتیوں میں پاؤں رکھنے والا انسان کبھی بچ نہیں سکتا۔ اگر وہ دونوں کشتیاں کچھ وقت اکٹھی بھی چلی جائیں۔ تب بھی پانی کی لہر ایک نہ ایک وقت ان کو ضرور علیحدہ کر دے گی اور ان کشتیوں میں پاؤں رکھنے والا انسان غرق ہو کر رہے گا۔ اسی طرح خدا تعالیٰ بھی ان لوگوں سے کوئی تعلق نہیں رکھتا جو منہ سے تو اس کے ساتھ اپنی محبت کا دعویٰ کرتے ہوں اور عملی طور پر رات دن وہ دنیا پر گرے رہتے ہوں۔ اور خدائی احکام کو پس پشت ڈال رہے ہوں۔

جب ترکوں نے بغداد پر حملہ کیا تو اٹھارہ لاکھ آدمی انہوں نے قتل کر دیا تھا۔ اسی تباہی اور بربادی کے وقت کچھ لوگ ایک بزرگ کے پاس گئے اور کہنے لگے کہ آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس تباہی سے بچا لے انہوں نے کہا کہ میں کیا دعا کروں۔ میں تو جب بھی ہاتھ اٹھاتا ہوں مجھے آسمان سے ملائکہ کی یہ آواز سنائی دیتی ہے کہ

ایّھا الکفّار اقتلوا الفجّار

یعنی اے کافرو! ان فاجر مسلمانوں کو خوب مارو۔ حالانکہ بظاہر ان میں سے ایک فریق جو مارا جا رہا تھا خدا اور اس کے رسولؐ پر ایمان رکھتا تھا۔ لیکن چونکہ مسلمان کہلانے والوں نے مذہب کو صرف نام کے طور پر قبول کیا تھا۔ اور اپنے مسلک میں انہوں نے کوئی تغیر پیدا نہیں کیا تھا۔ اس لئے ان پر عذاب آگیا۔

پس انسان کو چاہیئے کہ وہ ہمیشہ اپنے ایمان کا جائزہ لیتا رہے اور دیکھتا رہے کہ اس کا خدا تعالیٰ کے ساتھ کیا تعلق ہے اور آیا عسر اور یسر دونوں حالتوں میں وہ وفاداری کے ساتھ اپنے عہد پر قائم ہے یا نہیں۔ اگر انعام کے وقت وہ خدا تعالیٰ کی تعریف کرتا اور مصیبت کے وقت یہ کہنا شروع کر دیتا ہے کہ خدا نے پہلے مجھ پر کونسا احسان کیا تھا جو یہ مصیبت بھی بھیج دی تو صاف پتہ لگ جاتا ہے کہ اس کا ایمان محض دھوکہ تھا۔ کامل الایمان وہی شخص کہلا سکتا ہے جو ہر ابتلاء اور مصیبت میں ثابت قدم رہتا ہے بلکہ مصائب کے آنے پر وہ اللہ تعالیٰ کے حضور اور زیادہ جھک جاتا ہے اور اپنے اندر پہلے سے بھی زیادہ عجز اور انکسار پیدا کرتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہیں ہر حالت میں خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق مضبوط رکھنا چاہیئے اور کسی مصیبت میں بھی اس سے اپنا تعلق قطع نہیں کرنا چاہیئے "

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اول ص۱۴۷)

درخواستِ دعا

مکرم حافظ شفیق احمد صاحب معلم الحفاظ جامعہ احمدیہ کی اکلوتی بیٹی عزیزہ امۃ الحی کافی دنوں سے بعارضہ بخار و انفلوئنزا بیمار ہے۔

احباب سے صحت کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

جلسہ سالانہ پر جماعتی ملاقاتوں کا پروگرام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے جلسہ سالانہ کے ایام میں جماعتی ملاقاتوں کا پروگرام درج ذیل ہے جماعتیں اپنی اپنی ملاقات کی تاریخ اور وقت نوٹ کر لیں اور اس کے مطابق ملاقات کا شرف حاصل کریں۔ (پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

تاریخ	وقت	نام جماعت ہائے	عرصہ ملاقات
۲۶/۱/۶۷	۸ بجے صبح	لاہور شہر و ضلع	۵۰ منٹ
"		کیمبل پور شہر و ضلع	۱۰ منٹ
"	۷½ بجے شام	گجرات شہر و ضلع	۴۰ منٹ
"		پشاور۔ ڈیرہ اسماعیل خان ڈویژن	۴۰ منٹ
"		شیخوپورہ شہر و ضلع	۵۰ منٹ
"		جہلم شہر و ضلع	۲۰ منٹ
۲۷/۱/۶۷	۸ بجے صبح	ملتان شہر و ضلع	۳۵ منٹ
		راولپنڈی شہر و ضلع	۳۰ منٹ
		ڈیرہ غازی خان شہر و ضلع	۱۵ منٹ
		میانوالی شہر و ضلع	۵ منٹ
"	۷½ بجے شام	سیالکوٹ شہر و ضلع	۹۰ منٹ
		بیعت	۱۵ منٹ
		گوجرانوالہ شہر و ضلع	۴۰ منٹ
۲۸/۱/۶۷	۸ بجے صبح	حیدرآباد۔ خیرپور ڈویژن	۴۵ منٹ
		کراچی	۳۰ منٹ
		مظفرگڑھ شہر و ضلع	۱۵ منٹ

تاریخ	وقت	نام جماعت ہائے	عرصہ ملاقات
۲۸/۱/۶۷	۷½ بجے شام	کوئٹہ بلوچستان	۲۰ منٹ
		بہاولپور ڈویژن (ہر سہ اضلاع)	۳۰ منٹ
		بیعت	۱۰ منٹ
		سرگودہا شہر و ضلع	۴۵ منٹ
		منٹگمری شہر و ضلع	۴۰ منٹ
۲۹/۱/۶۷	۹ بجے صبح	جھنگ شہر و ضلع	۲۵ منٹ
		بیعت	۱۰ منٹ
		آزاد کشمیر	۱۵ منٹ
		لائلپور شہر و ضلع	۷۵ منٹ
		مشرقی پاکستان	۱۵ منٹ
		ہندوستان	۵ منٹ
		بیرونی ممالک	۱۰ منٹ

سٹیج ٹکٹ کیلئے درخواستوں کی آخری تاریخ

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جو دوست سٹیج کا ٹکٹ حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ وہ اپنی درخواست مع حلیہ کوائف و وجہ استحقاق اور تصدیق و سفارش امیر یا پریذیڈنٹ جماعت ۱۰ جنوری تک نظارت میں بھجوا دیں۔ بعد میں آنے والی درخواستوں پر غور نہیں ہوگا۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴